بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۴ شعبان ۱۳۹۲ھ ۴ اخاء ۱۳۵۱ ہش ۴ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۳ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی ٹانگ کا اپریشن ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اُن کے دل کی حالت معمول کے مطابق نہیں ہے۔ ٹانگ میں بھی فریکچر کی وجہ سے شدید درد ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم شیخ صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نائب وکیل المال اوّل و مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطاء فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتخار احمد نام رکھا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور عمر پانے والا بنائے۔ آمین

شیخ عبدالخالق نائب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

تجاویز برائے شوریٰ انصاراللہ

انصاراللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو امسال ۱۷، ۱۸، ۱۹ نبوت/نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے مجلس شوریٰ انصاراللہ کا انعقاد بھی ہوگا۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا زیر ترتیب ہے۔ جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہِ کرم اس طرف توجہ فرماویں۔ تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۱۵ اخاء/اکتوبر مقرر ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ شخص جو نماز میں خدا کے حضور گریاں رہتا ہے امن و سکون حاصل کر لیتا ہے

جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی اُس نے ایمان کا کوئی حظ نہ اُٹھایا

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپکو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اُس نے ایمان کا حظ نہیں اُٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگاکر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کیلئے ملا تھا۔ اُس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

پس جبتک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کیلئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذّت کہاں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

- افتتاح: ۵ اکتوبر بروز جمعرات ۱۱ بجے قبل دوپہر حضور ایدہ اللہ فرمائیں گے۔
- مقام اجتماع: تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے جانب جنوب کھلی جگہ۔
- ربوہ کے خدام اپنے خیمے چار اکتوبر کی شام تک مقام اجتماع میں لگائیں گے۔
- بیرونی خدام ۴ اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچیں گے اور ۵ اکتوبر صبح سات بجے مقام اجتماع میں حاضر ہوں گے۔
- زائرین کرام: گیارہ بجے قبل دوپہر تک ٹکٹ حاصل کرکے پنڈال میں اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بشاشتِ قلب کے ساتھ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ ادا فرمائیے۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ضلع جھنگ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ماہ اخاء ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحیمیت کے جلوے اور انکی انقلاب انگیز تاثیر

ہم گزشتہ سلسلۂ مضامین میں اس امر کو بالتفصیل واضح کر کے کہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ہمارا اپنی اپنی استعداد کے مطابق امہات الصفات ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، مالکیت یوم الدین کی صفات کا مظہر بننا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف تحریرات کی رو سے ربوبیتِ عالمین اور رحمانیت کی کیفیت و ماہیت پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم حضور علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں رحیمیت کی کیفیت و ماہیت اور اس کے عملی تقاضوں کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے جہاں یہ واضح فرمایا ہے کہ ربوبیتِ عالمین فیضانِ اعم پر اور رحمانیت فیضانِ عام پر دلالت کرتی ہے، وہاں آپ نے بتایا ہے کہ رحیمیت اللہ تعالیٰ کے فیضانِ خاص کی آئینہ دار ہے کیونکہ ربوبیت کا فیضان جسے فیضانِ اعم سے تعبیر کیا جاتا ہے، کُل انواع کی مخلوق سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے بالمقابل رحمانیت کے فیضان کا تعلق جسے فیضانِ عام کہتے ہیں صرف جانداروں سے ہے۔ ان دونوں صفات کے بالمقابل رحیمیت کے فیضان کا تعلق صرف نوعِ انسان اور علی الخصوص خدا کی راہ میں کوشش کرنیوالے مومنین سے ہے، اسی لئے اس کو فیضانِ اعم اور فیضانِ عام کے بالمقابل فیضانِ خاص سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام رحیمیت کے فیضان کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تیسری قسم فیضان کی فیضان خاص ہے۔ اس (یعنی رحیمیت کے فیضان) میں اور فیضانِ عام (یعنی رحمانیت کے فیضان) میں یہ فرق ہے کہ فیضانِ عام میں مستفیض پر لازم نہیں ہے کہ حصولِ فیض کیلئے اپنی حالت کو نیک بناوے اور اپنے نفس کو حجب ظلمانیہ سے باہر نکالے یا کسی قسم کا مجاہدہ اور کوشش کرے بلکہ اس فیضان میں جیساکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں خدا تعالیٰ آپ ہی ہر ایک ذی روح کو اسکی ضروریات جن کا وہ حسبِ فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن فیضانِ خاص (یعنی رحیمیت کے فیضان) میں جہد اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دُعا اور تضرع اور توجہ الی اللہ اور دوسرا ہر طرح کا مجاہدہ جیساکہ موقع ہو شرط ہے۔ اور اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے محنت کرتا ہے۔ اور اس فیضان کا وجود بھی ملاحظہ قانونِ قدرت سے ثابت ہے کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ خدا کی راہ میں سعی کرنے والے اور غافل رہنے والے دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ بلاشبہ جو لوگ دل کی سچائی سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں ایک خاص رحمت انکے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ اس فیضان کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام قرآن شریف میں رحیم ہے۔ اور یہ مرتبہ صفتِ رحیمیت کا بوجہ خاص ہونے اور مشروط بشرائط ہونے کے مرتبہ صفتِ رحمانیت سے مؤخر ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۴۲۲ تا ۴۳۱ حاشیہ ۱۱)

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت اور اسکے فیضان کو واضح کرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ رحیمیت کا فیضان ہماری بشریت سے ایک تقاضا کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ:-

"رحیمیت اپنے فیضان کے لئے موجود ذو العقل کے منہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے اور صرف نوعِ انسان سے تعلق رکھتی ہے۔" (ایام الصلح ص۱۳)

جب انسان اپنی نیستی اور عدم کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتا ہے یعنی ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص رحم اسکے شاملِ حال ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسکی محنت کو ضائع نہیں جانے دیتا بلکہ اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں اسے اس کی کوشش اور مجاہدہ سے کہیں بڑھ کر ثمراتِ حسنہ سے نوازتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اس مجاہدہ کو اس اوج کمال پر پہنچاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا خاص فیضان جاری ہو کر انہیں صفتِ رحیمیت کا بھی مظہر بنا دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم افضل الرسل ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے بھی مظہرِ اتم تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۱۲۸) یعنی اے مومنو! تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اُسپر شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے۔ اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور رحیم (بہت کرم کرنے والا) ہے۔ اور اسی لئے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے بموجب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۶۵) یعنی یہ کہ میں دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معمورۂ ارضی میں آپؐ رحیم خدا کے رحیم خلیفہ تھے اسی لئے خدائے رحیم نے خود آپؐ کو رحیم قرار دیا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے آپؐ کے رحیم ہونے کی ان الفاظ میں گواہی دی: كَانَ أَرْأَفَ النَّاسِ لِلنَّاسِ وَخَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ وَأَنْفَعَ النَّاسِ لِلنَّاسِ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۶۷) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوعِ انسان میں سے انسانوں کے لئے سب سے زیادہ شفیق تھے اور نوعِ انسان میں سے جنس بشر کے لئے بہترین انسان تھے اور نوعِ بشر میں انسانوں کیلئے سب سے زیادہ مفید وجود تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفتِ ربوبیت اور صفتِ رحمانیت کے ساتھ ساتھ صفتِ رحیمیت کے مظہر ہونے کا بھی ایسا عدیم النظیر ثبوت دیا کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ صفتِ رحیمیت کے تحت اپنے بندہ کی کوشش اور مجاہدہ کو ضائع جانے نہیں دیتا بلکہ کوشش اور مجاہدہ سے کہیں بڑھ کر اسے ثمراتِ حسنہ اور اجرِ عظیم سے نوازتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دین کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے وہ اجر دیا کہ خود مجاہدہ کرنے والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ایک بیکس غلام حضرت بلال حبشیؓ نے کمال استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کفارِ مکہ کے انسانیت سوز مظالم کمال خندہ پیشانی سے برداشت کئے۔ آنحضورؐ نے فتح مکہ کے دن یہ اعلان کر کے کہ بلالؓ کے جھنڈے تلے جو شخص بھی آجائے گا اُسے امان دی جائے گی۔ بلالؓ پر ظلم توڑنے والوں کی گردنیں اس حبشی غلام کے آگے جھکا دیں۔ اور خود ہاشمیوں نے اسے سیدنا بلال (ہمارا آقا بلالؓ) کہہ کر پکارا اور قیامت تک وہ سیدنا بلالؓ کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ یہ تو ایک مثال ہے ورنہ تاریخ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وجود باجود میں رحیمیت کے عدیم النظیر مظاہروں کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ جب ایک کافر نے آپؐ کے وجود باجود میں رحیمیت کا حیران کن جلوہ دیکھا تو اس نے اپنی قوم میں واپس جاکر دہائی دی کہ لوگو! مسلمان ہو جاؤ محمدؐ تو اس طرح دیتا ہے کہ اسے فاقہ کا ڈر ہی نہیں۔ الغرض ربوبیت اور رحمانیت کے ساتھ ساتھ رحیمیت کا یہ عدیم النظیر مظاہرہ بھی لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے اور قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور کرنے کا موجب بنا اور وہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔

آج ہمارے لئے بھی جن کے کندھوں پر اس آخری زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع اختیار کرتے ہوئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ربوبیت، رحمانیت اور رحیمیت کے مظہر بنیں یعنی ہم میں سے ہر ایک کا وجود بنی نوعِ انسان کے لئے ایک انتہائی شفیق اور مفید وجود ہو۔ جب تک یہ خوبی اور یہ وصف ہم میں پیدا نہیں ہوگا، اُس وقت تک ہم اسلام کو اس طور پر دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے کہ اس کا یہ غلبہ قیامت تک قائم و دائم رہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین پر زور دیا ہے کہ اگر وہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ امہات الصفات کو اپنے اندر پیدا کریں اور یہی وجہ ہے کہ خلفاءِ سلسلہ احمدیہ بھی اس کی نہایت زوردار الفاظ میں تلقین کرتے چلے آرہے ہیں اور جیساکہ ہم ایک گزشتہ اداریہ میں بیان کر چکے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے متعدد خطبات میں ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مساجد اور ان کی اغراض

(مکرم مولوی رفیق احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ)

مسجد سے مراد وہ مبارک مقام ہے یا وہ گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے اور اسی سے اپنی حاجات مانگی جاتی ہیں۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کا پہلا گھر مکہ مکرمہ میں تعمیر کیا گیا۔ لیکن جب وہ برباد ہو گیا۔ اس کا نام و نشان مٹ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ اس کی نشان دہی کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ اسے از سر نو تعمیر کرایا۔ اسی گھر کا ذکر کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

(آل عمران)

سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ یہ ہے جو مکہ میں ہے اور وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا مقام ہے اور موجب ہدایت ہے۔

اسلام میں جتنی مساجد تعمیر کی گئی ہیں یا آئندہ تعمیر کی جائیں گی وہ سب اسی بیت اللہ کی ظل ہیں اور ان کی تعمیر کے مقاصد بھی وہی ہیں جو بیت اللہ کے ہیں۔ کیونکہ وہ اسی کی نقل ہیں۔ ان کا اپنا کوئی علیحدہ وجود نہیں۔

مساجد وُضِعَ لِلنَّاس۔ یعنی وہ سب لوگوں کے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔ جس طرح خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اس کے نزدیک گورے اور کالے حاکم و محکوم اور امیر و غریب میں کوئی فرق نہیں۔ وہ سب کی یکساں طور پر ربوبیت کر رہا ہے۔ اسی طرح مساجد (بیوت اللہ) بھی سبھی لوگوں کے لئے ہیں وہ کسی خاص طبقہ سے مخصوص نہیں۔ ان میں داخل ہونے کے بعد حاکم و محکوم، امیر و غریب، گورے اور کالے، عجمی و عربی اور مشرقی و مغربی کا فرق مٹ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب خدا تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ مساجد مساوات انسانی کی ایک علامت ہیں۔ ان کے دروازے ہر قوم، ہر نسل اور ہر خیال کے لوگوں کے لئے کھلے رہنے چاہئیں۔ ہر قسم کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور ان میں اپنے عقیدہ کے مطابق خدائے واحد و یگانہ کی عبادت بجا لا سکتے ہیں۔

بعض لوگ اپنے عقیدہ سے اختلاف رکھنے والوں کو مساجد میں عبادت کرنے اور ذکر الٰہی کرنے سے روکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ان کے لئے بڑی وعید ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَا اِلَّا خَآئِفِیْنَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ (البقرہ آیت ۱۱۵)

اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی مساجد سے لوگوں کو روکا کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو گیا۔ ان لوگوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ ان مساجد کے اندر داخل ہوتے۔ مگر خدا سے ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے۔

اس آیت سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ مساجد میں داخل ہونے اور خدائے واحد کی عبادت بجا لانے سے کسی کو روکا نہیں جا سکتا۔ مساجد صرف مسلمانوں سے مخصوص نہیں اگر کوئی عیسائی اور یہودی بھی ان میں اپنے عقیدہ کے موافق خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے اس کو روکنا جائز نہیں۔ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ ہمارے سامنے ہے آپ کے پاس چند عیسائی آتے ہیں مسجد میں بیٹھ کر وہ آپ سے گفتگو کرتے ہیں۔ گفتگو کے دوران ان کی نماز کا وقت آ جاتا ہے۔ وہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بعض صحابہ روک بنتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر فرماتے ہیں۔ یہ لوگ ہماری مسجد میں اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت بجا لا سکتے ہیں ان کو روکنا درست نہیں چنانچہ زاد المعاد میں لکھا ہے کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کا عیسائی وفد آیا۔ وہ لوگ عصر کے بعد مسجد نبوی میں آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کے دوران ان کی عبادت کا وقت آ گیا۔ چنانچہ وہ وہیں مسجد میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے لوگوں نے چاہا کہ انہیں روک دیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ چنانچہ ان عیسائیوں نے مشرق کی طرف منہ کیا اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کی۔" (جلد ۲ صفحہ ۲۵)

اگر سب مذاہب کے پیرو اس اصول پر عمل کرنے لگ جائیں اور ایک دوسرے کو اپنے معابد میں عبادت کی اجازت دے دیں تو بہت سے باہمی جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔

مساجد وضع للناس اس طور پر بھی ہیں کہ مسافر دن رات کے سفر کے دوران جب تھک جائے اور وہ کہیں مقام کرنا چاہے تو اس کے لئے بہترین جگہ مسجد ہے وہ مسجد میں چند لمحات ٹھہر کر اپنی جسمانی راحت کا انتظام بھی کر سکتا ہے اور روحانی سکون اور آرام کو بھی حاصل کر سکتا ہے۔ مساجد چونکہ ایسی جگہ ہیں جہاں لوگ کم از کم پانچ مرتبہ دن میں عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں اس لئے وہ ایک اجنبی کو دیکھ کر اس کی ضروریات معلوم کریں گے۔ اس طرح مسافر کو کھانا وغیرہ بھی وہ مہیا کر دیں گے اور اجتماعی عبادت میں شامل ہو کر وہ روحانی غذا بھی حاصل کرے گا۔ مقیم کے لئے وہ اس طرح مفید ہیں کہ گھر میں جب شور و شغب ہیں وہ عبادت نہیں کر سکتا تو وہ مسجد کا رخ کرتا ہے جہاں اسے خلوت اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اسی سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"گھروں میں تو شور و شغب ہوتا ہے اور انسان سکون کے ساتھ ذکر الٰہی نہیں کر سکتا مگر وہاں ہر قسم کے شور و شر سے محفوظ ہو کر لوگ ذکر الٰہی کر سکتے ہیں۔ (ب) وہ وہاں اجتماعی عبادت کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر مساجد نہ ہوں تو ایک نظام کے ماتحت عبادت نہ ہو سکے۔ مثلاً جب جمعہ کا دن آتا ہے تو سب مسلمان اپنے اپنے محلوں کی بجائے جامع مسجد میں اکٹھے ہو جاتے اور اجتماعی عبادت بجا لاتے ہیں اس طرح مساجد انہیں اجتماعی حیثیت سے کام کرنے کی عادت ڈالتی ہیں۔"

(سیر روحانی حصہ اول)

مساجد ھدی للعالمین ہیں۔ وہاں لوگوں کو ہدایت کے سامان میسر آتے ہیں ان کی بہتری اور بھلائی کی باتیں بیان ہوتی ہیں۔ درس و تدریس ہوتا ہے۔ تذکیر و تحمید ہوتی ہے۔ تلاوت قرآن ہوتی ہے۔ ان چیزوں سے لوگوں کے قلوب صاف ہوتے ہیں وہ تسکین پاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت ان میں جاگزیں ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"مسجدیں لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتی ہیں وہ اس طرح کہ وہاں دین کی تعلیم اور تبلیغ کا انتظام مثلاً خطبہ ہوتا ہے جس میں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے۔ دینی اور اخلاقی باتیں بتائی جاتی ہیں اور لوگوں کو قربانیوں پر آمادہ کیا جاتا ہے اسی طرح تذکیر و تحمید سے کام لیا جاتا ہے۔ دینی دنیوی اصلاحات کے متعلق مشورے ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی بہتری اور ان کی ترقی کی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اسی طرح مسجدوں میں قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ حدیث کا درس ہوتا ہے۔ پھر نمازوں میں سے تین نمازیں بالخصوص ایسی ہیں جن میں تلاوت بالجہر کی جاتی ہے اور تلاوت بالجہر بھی ایک قسم کا وعظ ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی ہر آیت وعظ ہے اور جب بلند آواز سے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو لوگوں کے قلوب صاف ہوتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ غرض مسجدیں ھدی للعالمین کا کام دیتی ہیں۔ وہاں لوگوں کی دینی تربیت ہوتی ہے۔ انہیں اعلیٰ روحانی باتیں بتائی جاتی ہیں اور اسلامی احکام دوسروں تک پہنچائے جاتے ہیں۔"

(سیر روحانی حصہ اول)

خدا تعالیٰ کے یہ گھر خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں لوگوں کیلئے امن کی جگہ ہیں۔ ان میں روحانیت اور تقویٰ پیدا کرنے کا موجب ہیں تعاون اور اتحاد باہمی کا باعث ہیں۔ ان میں باغیانہ باتوں اور فتنہ و فساد پھیلانے والی باتوں سے اللہ منع کرتا ہے مساجد دینی تربیت کا مرکز ہوتی ہیں اور برائیوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ کی نسبت کہ مساجد جس کی ظل ہیں قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس و امنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰی وعھدنا الی ابراہیم و اسماعیل ان طھّرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے اس گھر (یعنی کعبہ) کو لوگوں کیلئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن کا مقام بنایا اور حکم دیا تھا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھو۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ مسجدیں متفرق اور منتشر لوگوں کو جمع کرنے والی جگہیں ہیں ان میں داخل ہو کر انسان کو اپنی لڑائیاں جھگڑے اور رقابتیں بھول جانی چاہئیں۔ پھر وہ اس غرض سے بنائی گئی ہیں کہ لوگوں کو امن نصیب ہو انہیں روحانی طور اطمینان قلب نصیب ہو جو شخص ان میں خلوص نیت سے اور انکسار وتذلل سے خدا تعالیٰ کی عبادت بجا لائے گا وہ دنیا و آخرت کے جہنم سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجائے گا۔ پھر مساجد جہاں ظاہری طور پر پاک وصاف رکھنی چاہئیں وہاں ان میں اخلاقی پستی اور بے راہ روی کی باتوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے تا وہ اپنی اس غرض کو پورا کر سکیں جن کے لئے انہیں تعمیر کیا گیا ہے پھر مساجد تقدس اور ذکر الٰہی کا مرکز ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"مسجد اسلئے بھی مقام مبارک ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص ہوتی ہیں باقی گھروں میں تو اور کئی قسم کے دنیوی کام بھی کئے جاتے ہیں مگر دنیوی کاموں کی اجازت نہیں ہوتی یا اگر کئے بھی جائیں تو وہ اتنے قلیل ہوتے ہیں کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی جیسے مسجد میں اگر کوئی غریب شخص رہتا ہو تو اسے اجازت ہے کہ مسجد میں بیٹھکر کھانا کھائے۔ مگر بہرحال زیادہ تر کام مساجد میں یہی ہوتا ہے کہ وہاں ذکر الٰہی کیا جاتا ہے اور درود پڑھا جاتا ہے اور دعائیں کی جاتی ہیں اور اس طرح اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوتی ہیں (ب) پھر مسجدیں اس لحاظ سے بھی مقام مبارک ہوتی ہیں کہ وہ پاکیزگی کا مقام ہوتی ہیں اور یہ اجازت نہیں ہوتی کہ وہاں گند پھینکا جائے۔ مثلاً پاخانہ پیشاب کرنے تھوکنے یا بلغم پھینکنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اسی طرح حکم ہے کہ گندی اور بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں مت آؤ بلکہ کھا کر مسجد میں آنا منع ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ ہدایت دیا کرتے تھے کہ مساجد کو صاف ستھرا رکھو اور اس میں خوشبوئیں جلایا کرو مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس ہدایت کو بالکل نظر انداز کر رکھا ہے ان کی مسجدیں اتنی گندی ہوتی ہیں کہ وہاں نماز پڑھنے تک کو جی نہیں چاہتا۔" (سیر روحانی حصہ اول)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مساجد کے تقدس کو قائم رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ ھٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ (مسلم)

مساجد اس لئے نہیں کہ ان میں پیشاب پاخانہ کیا جائے یا ان میں گند پھینکا جائے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت قرآن کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق مسجدوں کی حرمت کا خیال رکھنا چاہیئے وہاں ان میں بیٹھ کر لغو باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے بیشک ضرورت کے وقت ان میں مذہبی سیاسی اور تمدنی باتیں بھی ہو سکتی ہیں لیکن ان میں بیٹھکر فضول باتیں کرنا سخت ناپسندیدہ امر ہے۔ ان میں بیٹھ کر وقت کا صحیح مصرف یہی ہے کہ ذکر الٰہی کیا جائے۔ قرآن کریم پڑھا جائے خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ ایسا کرنے سے انسان خدا کے افضال کا مورد بن جاتا ہے۔ حضرت المصلح الموعود تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ مصلّیٰ میں بیٹھکر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ وبالا کر دی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلّیٰ پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے پس مصلّیٰ پر بیٹھنے کے معنے نکما بن بن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے ایسی طہارت پیدا ہوتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے اگر تین گھنٹے وہ ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو بیشک بظاہر اسکے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائینگے مگر تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ میں وہ کچھ کام کرے گا جو باقی لوگ گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے پس عبادت کی کثرت تہجد اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کرو"

(تفسیر کبیر جلد ۷ جزو سوم صفحہ ۲۴۶)

مساجد امامت کے زندہ رکھنے کا ذریعہ ہیں۔ کیونکہ ہر مسجد میں ایک امام ہوتا ہے جس کی اقتداء میں لوگ نمازیں ادا کرتے ہیں اس طرح مساجد کے ذریعہ امامت کو ہر وقت قوم کی آنکھوں کے سامنے رکھا جاتا ہے نماز باجماعت میں ایک یہ حکمت بھی بتائی گئی ہے کہ جب تک کوئی امام نہ ہو اس وقت تک نظام صحیح رنگ میں نہیں چل سکتا۔ اسلئے مساجد مسلمانوں کو یہ بات یاد دلاتی ہیں کہ ان میں ایک امام کا وجود ضروری ہے جس کی اقتداء دوسرے لوگ کریں۔ مولانا ابوالکلام آزاد اپنی کتاب مسئلہ خلافت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پانچ وقت کی باجماعت نماز میں جماعتی نظام کا پورا پورا نمونہ مسلمانوں کو دکھلا دیا گیا۔ کیونکہ نماز میں وہ عمل عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد اور اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں مختلف جہتوں مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں لیکن یکایک صدائے تکبیر کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم کی صورت کر لیتا ہے۔ سب کے وجود ایک ہی صف میں جڑے ہوئے سب کے کاندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے سب کے قدم ایک ہی سیدھ میں سب کے چہرے ایک ہی جانب۔ قیام کی حالت ہے تو سب ایک جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں جھکاؤ ہے تو تمام صفیں یک وقت جھکی ہوتی ہیں ظاہر کے ساتھ باطن کو بھی یکسو متحد و مخروج۔ سب کے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے۔ جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و افعال کی باگ ڈور ہوتی ہے جب چاہے سب کو جھکا دے جب چاہے سب کو اٹھا دے۔" (ص ۳۶)

پس ہمیں مساجد کا احترام رکھنا چاہیئے۔ انہیں صرف انہیں اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہیئے جن کے لئے انہیں تعمیر کیا گیا ہے ان میں زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی اور عبادت کرنی چاہیئے ان سب سے زیادہ محبت کرنی چاہیئے کیونکہ یہ وہی مقام ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں جہاں آکر انسان کے دل کو سکون اور راحت نصیب ہوتی ہے جہاں انسان کو ظاہری امن وسکون میسر آتا ہے جہاں آکر انسان تمام گندگیوں آلودگیوں اور برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔ لغو بات سے بچتا ہے اور اپنے اصل مقصد پیدائش کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم مساجد کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں تا ہم خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے مورد بنیں اور اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں۔ آمین۔

عزیز ملک امجد حسین صاحب مرحوم

ہمارے محلہ میں ناگہانی وفات کا تازہ واقعہ یعنی ملک امجد حسین ولد ملک کیپٹن خادم حسین صاحب کی وفات نہایت غمناک اور افسوسناک ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ مرحوم میرے شاگرد تھے۔ جب وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں میٹرک کے طالب علم تھے۔ مرحوم ایک ہونہار اور Budding Scholar تھے۔ نہایت شریف خاموش اور دیندار تھے۔ مسجد میں کئی دفعہ درس دیا کرتے تھے۔ اور قرآن مجید کے اچھے قاری تھے۔ دینی کاموں میں شوق سے حصہ لینے والے اور قصر خلافت کے پہرہ کے لئے جب کبھی ان کو کہا گیا۔ تو بڑی خوشی سے منظور کر لیا۔ وفات سے چند روز قبل مجھے کہا کہ مجھے ایک ہفتہ تک بہت مصروفیت ہو گئی اسلئے مجھے ایک ہفتہ کی مہلت دے دیں اس کے بعد انشاء اللہ پھر میں اس کام کو شروع کر دوں گا۔ چنانچہ میں نے آپ سے رسید بک لیکر حمید اللہ صاحب پریس مین کو دلا دی مرحوم نے جمع شدہ چندہ فی الفور ادا کر دیا یہ اس کی دیانتداری پر دلالت کرتا ہے۔ مرحوم کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا کرے آمین اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ماسٹر سعد اللہ خاں
صدر محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

(۲)

اہلیہ والد تاشفین خان صاحب	کراچی	۵/۰۰ روپے
مکرم چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب	"	۱۰/۰۰ روپے
" خان صفدر … خان صاحب	"	۴/۰۰ روپے
" ڈپٹی محمد حسین صاحب	"	۲/۰۰ روپے
" شیخ رفیع الدین احمد صاحب	"	۱۱/۸۰ روپے
" محمد … صاحب نمبردار راجہ جنگ	ضلع لاہور	۲/۰۰ روپے
" وہاب الدین صاحب چک ۱۹-ب / ۱۴۴	ضلع میانوالی	۷/۰۰ روپے
" محمد رشید صاحب	جہلم شہر	۵/۰۰ روپے
مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ	لائلپور	۲۰/۰۰ روپے
مکرم محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نواب شاہ	سندھ	۵۰/۰۰ روپے
" محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح	نبولہ	۲۰/۰۰ روپے
" افتخار احمد صاحب فاروقی قاسمی آباد	لاہور	۱۰/۰۰ روپے
" چوہدری عبد الستار صاحب	"	۱/۰۰ روپے
" یٰسین … صاحب	لاہور چھاؤنی	۱۰/۰۰ روپے
حافظہ دہلی گیٹ	لاہور	۵/۰۰ روپے
" چوہدری عبد الباسط خان صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۵۰/۰۰ روپے
" چوہدری عبد المجید خان صاحب	"	۵۰/۰۰ روپے
" ملک عبد الحی خان صاحب سول لائن	"	۱۲/۰۰ روپے
غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسرور	ضلع سیالکوٹ	۳/۲۵ روپے
" محمد طفیل صاحب نعیم سانگلہ ہل	ضلع شیخوپورہ	۵/۰۰ روپے
" حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	ربوہ	۵/۰۰ روپے
" خواجہ محمد شریف صاحب	ربوہ	۵/۰۰ روپے

ضرورت سیلزمین

مغربی پاکستان کے بڑے شہروں میں ہماری مشہور ادویات کی سیل کے لئے مزید سیلزمینوں کی ضرورت ہے دیانتدار ذہین اور محنتی فرسٹ ڈویژن میٹرک پاس نوجوانوں کو ہم خود بھی ٹریننگ دیتے ہیں ویسے تجربہ کار سیلزمینوں کو ترجیح دی جائے گی۔ کوائف کے مطابق اچھا معاوضہ اور بہتر حالات کار ہماری پالیسی ہے۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں اپنے پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اور تعلیمی اسناد کے ہمراہ بھیجیں۔

ڈاکٹر احمد ہومیوپیتھک فارمیسی ربوہ فون نمبر ۶۰

تشکر اور درخواست دعا

میرا ۲۵ سال بیٹا عزیزم سیف احمد بعمر ۲۱ سال چند دن بیمار رہ کر ۱۲ اگست کو بفضل الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک طبیعت۔ ہونہار خوش اخلاق۔ اور ملنسار بچہ تھا۔ اہل محلہ نے خصوصاً اور دیگر احباب ربوہ نے عموماً اس صدمہ جانکاہ میں ہماری بہت ہمدردی و غمگساری کی بیرونی احباب کی طرف سے بھی تعزیت کے خطوط مسلسل مل رہے ہیں بذریعہ الفضل ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

(ملک عطاء الرحمن ریٹائرڈ انجینئر دار الصدر غربی ربوہ)

وقف جدید آپ کی خاص توجہ کی محتاج ہے

وقف جدید کی آمد اس کے اخراجات کے لئے مکتفی نہیں ہو رہی اس لئے امراء و صدر صاحبان اور دیگر متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ جماعتوں میں جلسے کر کے مذکورہ چندہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح فرما دیں۔ نیز مخلصین اور مخیر ذی ثروت اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات چندہ پر نظر ثانی فرما کر اس بارے میں اپنے قربانی کے معیار کو بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران جماعت اور احباب کرام کو اس کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

کامیابی کا طریق

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"قربانیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کرو کہ یہی ہماری کامیابی کا طریق ہے"

احباب جماعت اچھی طرح جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ جماعتیں اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں لہٰذا ہماری جماعت کے عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے نہ صرف یہ کہ اپنی اپنی جماعت کے وعدہ جات سو فیصد پورا کر کے مرکز میں بھجوا دیں بلکہ جہاں وعدہ جات ٹارگٹ سے کم ہوں وہاں اپنی جماعت کے وعدوں کو معیار کے مطابق بڑھا کر وصول کریں۔ تا ہم ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہونے والے سال کے متعلق اپنے آقا کو یہ دوہری خوشخبری پہنچا سکیں کہ جماعت نے اپنے وعدہ جات حضور انور کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کی حد تک پہنچا دیئے ہیں اور ساتھ ہی وصولی بھی سو فیصد ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے اور آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس فوری توجہ فرماویں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے اسماء فوری طور پر مرکز میں ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات دار القضاء

(۱) مکرم محمود الحق صاحب ولد چوہدری حیات محمد صاحب باجوہ مرحوم چک ۱۹۱/ R.B ڈاکخانہ فقیر والی تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری حیات محمد صاحب باجوہ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ نمبر ۴/۱۴ برقبہ … واقع محلہ دار العلوم شرقی الف ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔ جنہیں پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) محمد افضل صاحب (۲) ریاض حسین صاحب (۳) محمد اسلم صاحب (۴) مسعود احمد اختر صاحب۔ پسران (۵) مکرمہ رحیم بی بی صاحبہ بیوہ (۶) محمدی بی بی صاحبہ دختر۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری فضل الرحمن صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم چوہدری فضل الرحمن صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام قطعہ ۳۶/۱۹ اور ۲۷/۱۵ واقع محلہ دار النصر الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں جنہیں قطعات مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) نعیم الرحمن صاحب پسر (۲) عطیہ بشریٰ صاحبہ دختر۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۳۶/۱۹ اور ۲۷/۱۵ واقع محلہ دار النصر میرے نام منتقل کئے جاویں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

میری اہلیہ کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ ان کو سول ہسپتال شیخوپورہ میں داخل کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

حکیم مرغوب اللہ جلیل دواخانہ شیخوپورہ

(۲) خاکسار چند ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلا آ رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ نعیم احمد وسیم عثمانیہ کالونی کراچی نمبر ۱۸

خدام کوائف داخلہ فارم مع تصدیق قائد صاحب مقامی ہمراہ لیتے آویں۔ منتظم بیرون

محترم چوہدری غلام قادر خان صاحب آف لنگڑوعہ کی وفات

میرے والد بزرگوار صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محترم چوہدری غلام قادر خان صاحب آف لنگڑوعہ ضلع جالندھر بوعرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ تقریباً نوّے سال کی عمر میں ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کی درمیانی شب بوقت قریباً اڑھائی بجے ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم اپنے طالب علمی کے زمانہ میں ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ابتدائی موصیوں میں سے تھے۔ اسی لئے آپ کا وصیت نمبر ۱۵۳ ہے۔ سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔

تبلیغ کا بے حد شوق تھا غیر از جماعت سے دوران گفتگو تبلیغ کا کوئی نہ کوئی پہلو نکال لیتے تھے تبلیغی لٹریچر ہر وقت اپنی جیب میں رکھتے تھے تحریک شدھی کے دوران علاقہ ملکانہ میں بھی تین ماہ خدمت کرتے رہے مرکز میں بار بار آنا اور خلافت کے ساتھ وابستگی کو جزو ایمان سمجھتے تھے۔ وفات سے ڈیڑھ سال قبل ربوہ میں ہی اپنے بڑے لڑکے چوہدری عبد المجیب خان صاحب پٹواری انہار کے پاس سکونت اختیار کر لی اور وہیں وفات پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے باوجود ناسازی طبع کے ازراہ شفقت ۲۸ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی۔ اور صحابہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے۔ ایک لڑکی متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں۔ پڑپوتے پڑنواسے اور پڑنواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بچے سب شادی شدہ ہیں۔ اور لڑکے برسر روزگار ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ نیز ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الوہاب خان۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ ٹیلیفون سب ڈویژن سیل ایبٹ آباد)

ایک ضروری یاد دہانی

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے کم از کم اسی ۸۰ فیصد ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے۔ امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ)

ناصرات ربوہ کا مقامی سالانہ اجتماع ۱۱، ۱۲ نومبر ۷۲ء کو منعقد ہو گا

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا مقامی سالانہ اجتماع جو کہ پہلے ۵۔ ۶ اکتوبر کو ہونے والا تھا۔ اب ان تاریخوں میں نہیں ہو گا۔ بلکہ رمضان المبارک کے بعد ۱۱۔ ۱۲ نومبر ۱۹۷۲ء کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ یکم ستمبر کو بعد از نماز جمعہ بمقام مانسہرہ ضلع ہزارہ خاکسار نے مسماۃ طیبہ تنویر بنت عبد الحفیظ صاحب گلزار ہیڈ کلرک ڈاڈر سینی ٹوریم کا نکاح ہمراہ عزیزم ظفر احمد صاحب پسر خود بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اور ۳ ستمبر ۷۲ء کو تقریب رخصتانہ بھی عمل میں لائی گئی ہے۔

جملہ بزرگان اور احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(محمد عرفان۔ دار العرفان مانسہرہ ضلع ہزارہ
امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ صوبہ سرحد۔

اجتماع پر ربوہ تشریف لانیوالے عہدیداران جماعت کی توجہ کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر ربوہ تشریف لانے والے عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے چندہ وقف جدید بالخصوص ناظمین اطفال چندہ "دفتر اطفال وقف جدید" کے وعدہ جات اور وصولی کا جائزہ لیتے آویں اور اگر کوئی رقم قابل ادخال خزانہ اس مد میں موجود ہو تو براہ مہربانی اس کے فوری طور پر مرکز میں پہنچانے کا بندوبست فرمایا جائے۔ کیونکہ وقف جدید کو اس وقت شدید مالی ضرورت درپیش ہے۔ نیز دفتر وقف جدید میں تشریف لا کر اپنا اور اپنی جماعت کا حساب بھی ملاحظہ فرمالیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

ربوہ میں قابل فروخت پلاٹ

صدر انجمن کے ملکیتی بعض پلاٹ جو موزوں جگہوں پر واقع ہیں قابل فروخت ہیں خواہش مند احباب بعد ملاحظہ موقعہ قیمت کا تصفیہ فرما سکتے ہیں۔

صلاح الدین احمد
(ناظم جائداد۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۱-۱۰-۷۲ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں کے اپنے ہمراہ لاویں۔ کم از کم معیار فوجی بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ چھاتی ۳۲-۳۳½۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ تعلیم ۵ جماعت
عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک (ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا!

میرا لڑکا عزیزم مجیب اللہ خان بی۔ فارم ۱۲ کو ربوہ سے اور ۱۳ اکتوبر کو کراچی سے بسلسلہ کام اور مزید تعلیم امریکہ روانہ ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔ (عطاء اللہ خان محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی لڑکی عزیزہ راشدہ پروین اہلیہ مکرم مجید احمد خان صاحب پی اے ایف سرگودھا درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ آج ان کا اپریشن ہو رہا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (سید جواد علی سابق مبلغ امریکہ۔ ربوہ)

۳۔ برادرم مولوی عبد المنان صاحب دہلوی کی صحت پھر گر گئی ہے۔ تکلیف میں اضافہ ہو گیا ہے جسم کی تمام ہڈیوں میں شدید درد محسوس ہوتا ہے بے چینی ہے جس کی وجہ سے ضعف بھی بڑھ گیا ہے۔ آپ ربوہ میں ہی مقیم ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (عبد الرحمٰن دہلوی دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ مطلوب ہے

مستری شیخ محمد صاحب جو مٹھی ضلع تھرپارکر میں جاپانی مشین کا کام کرتے تھے ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ ان کی کچھ رقم میرے پاس امانت ہے جو ان تک پہنچانی مقصود ہے اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے خاکسار کو اطلاع دیں
(رشید احمد مجھی معلم وقف جدید۔ دانہ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل ایبٹ آباد۔ ضلع ہزارہ۔)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲